

کلام کی تاریخوں کا مسئلہ کلام کی تاریخوں کا مسئلہ بے حد اہم تھا۔ اس سلسلے میں دور مرتب کرنے کے واضح قرینے موجود تھے مثلاً:

۱۔ نسخہ جمید یہ میں جو کلام ہے، وہ فی الجملہ پچیس برس کی عمر تک کا ہے، یعنی اس کی آخری تاریخ ۸۲۲ء سمجھنی چاہیے

۲۔ تذکرہ "گلشن بے خار" ۸۳۴ء میں مرتب ہوا تھا۔ اس میں جو منتخب اشعار آ گئے ہیں، ہم سمجھ سکتے ہیں کہ ان اشعار کی غزلیں ۸۳۴ء سے پیشتر کی ہیں۔

۳۔ ۸۴۱ء میں اردو دیوان پہلی مرتبہ چھپا۔ اس میں جو غزلیں ہیں، وہ بہر حال ۸۴۱ء تک کی ہیں۔

۴۔ ۸۴۶ء کے دیوان میں صرف سولہ شعر زائد تھے اور ان کی تصریح پہلے کی جا چکی ہے۔

۵۔ ۸۶۱ء میں تیسری مرتبہ دیوان چھپا۔ اس سے ۸۴۶ء اور ۸۶۱ء کی درمیانی مدت کے کلام کا پتہ چل سکتا ہے۔

۶۔ باقی جو کچھ ہے، بعد کا ہے۔

ان ادوار کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں نے پہلے دو بڑی تقسیمیں کیں، یعنی ۸۴۱ء تک کا کلام اور ۸۶۱ء تک کا کلام۔ پہلی تقسیم میں جا بجا "گلشن بے خار" کے حوالے بھی دے دیئے تاکہ معلوم ہو جائے، وہ کلام تذکرہ مذکورہ کی تکمیل سے پیشتر کا ہے۔ ان بڑی تقسیموں کے بعد جن غزلوں کی معین تاریخیں معلوم ہوئیں، ان کے متعلق حواشی میں مع مآخذ تصریحات کیں اور ان کی تعداد خاصی ہے، جیسا کہ دیوان ملاحظہ فرمایئے سے واضح ہو گا۔ کاش تحقیق کا قدم آگے بڑھانے کے لیے کوئی نیا سہارا مل جائے تاکہ باقی کلام یا اس میں سے بیشتر حصے کی تاریخیں معین طور پر معلوم ہو جائیں۔ میں چاہتا تھا کہ ہر ردیف کی غزلیات تاریخی ترتیب کے لحاظ سے مرتب کر دوں لیکن کلام کا خاصا بڑا حصہ چونکہ ایسا ہے جس کی معین تاریخ تا حال معلوم نہیں ہو سکی لہذا ایک حصے کے متعلق معلومات کو پیش نظر رکھتے ہوئے متداول ترتیب میں رد و بدل مناسب نظر نہ آیا۔